مولای صل وسلم دائما ابدا | درس حدیث | علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درس حدیث

قطب الاقطاب محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

کسی کی آخرت کے بارے میں دعوے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا !

جتنی بڑی توبہ ہوگی اُتنا ہی بڑا ثواب ملے گا !

(درسِ حدیث نمبر ۶۴/ ۹ ۴/ ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ/ ۴/ ستمبر ۱۹۸۱ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم، اللہ فلاں آدمی کو نہیں بخشے گا ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا کر یہ کہتا ہے کہ میں نہیں بخشوں گا فلاں کو، تحقیق میں نے بخش دیا فلاں کو اور ضائع کر دیا تیرے عمل کو ! انسانوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور دُنیا بھر میں ایسے ہی ہوتا رہتا ہے کہ برے لوگ توبہ کر کے اچھے بن جاتے ہیں ! اچھائی کی طرف آجاتے ہیں ! اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اچھے آدمی بُرے کاموں میں لگ جاتے ہیں العیاذ باللہ ! اب کوئی شخص کسی دُوسرے کو اگر بُرا کام کرتا ہوا دیکھ لے تو یہ فرض ہے کہ اُس کو روکے اُس کو سمجھائے اور اگر ایسا موقع نہ ہو کہ اُسے روک سکے، سمجھا سکے تو پھر یہ ہے کہ کم از کم اپنے دل میں تو اُس کو بُرا جانے کہ یہ کام بُرا ہو رہا ہے ! لیکن اُس آدمی کے بارے میں حتمی فیصلہ اپنے ذہن میں نہیں کر سکتا کوئی بھی کہ یہ آدمی خراب ہے اور خراب ہی رہے گا اس کا حق کسی کو نہیں ہے !

کیونکہ ممکن ہے وہ توبہ کرلے، مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرلے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ قبول ہوگی اور اللہ نے یہ انعام فرمایا ہے انسانوں پر اور جنات پر کہ وہ توبہ کرلیں تو توبہ قبول ہوگی ! ثَقَلَیْنْ کے لیے معاملہ یہی ہے اور ثَقَلَیْنْ ہیں انسان اور جن ! !

عبرتناک واقعہ :

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھانے کے لیے ایک واقعہ ذکر فرمایا جو پہلی امتوں میں ہوا (وہ یہ) کہ ایک شخص نے کسی آدمی کا نام لے کر خدا کی قسم کھائی اور یہ کہا کہ اللہ اس کو نہیں بخشے گا ! یہ بہت بڑی بات کہی اس نے ! آپ دوسرے آدمی کے بارے میں یہ قسم نہیں کھا سکتے کہ یہ آدمی بات نہیں مانے گا، ممکن ہے وہ مان جائے ! کوئی آدمی کہتا ہے کہ مجھے فلاں آدمی سے کام ہے، آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ ایسے نہیں ہوگا یہ نہیں مانے گا اس بات کو لیکن قسم نہیں کھا سکتے کہ وہ نہیں مانے گا ! کیونکہ کیا پتہ مان جائے ! یہ قسمیہ جملہ نہیں بولا جاتا اور اگر کوئی کرتا ہے تو بُرا ہی سمجھا جاتا ہے ! !

شرطیں لگانا جوا ہے :

لوگ شرطیں باندھ لیتے ہیں کہ ایسے ہوگا، دوسرا کہتا ہے کہ ایسے نہیں ہوسکتا، یہ شرطیں باندھنے والے جو لوگ ہیں وہ اسلامی بات نہیں کر رہے، شرط باندھنا (تو جوا ہے) یہ تو جوا ہوگیا ! یہ تو اسلامی چیز ہی نہ ہوئی ! اسلامی بات جو سیدھی صاف بات ہے وہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے بارے میں (دعویٰ سے) یہ نہیں کہہ سکتا ! کوئی کہتا ہے کہ مجھے اس کا مکان خریدنا ہے، اتنے میں خریدنا ہے تم یہ کہو کہ میرا گمان یہ ہے کہ اتنے میں وہ نہیں دے گا یہ کہہ سکتے ہو لیکن یہ قسم کھالو کہ نہیں جی وہ اتنے میں دے گا ہی نہیں (یہ صحیح نہیں) !

قسم والا پھنس جاتا ہے :

قسم کھانے کے بعد تو خود فکر ہوجائے گی آپ کو کہ پتہ نہیں قسم پوری ہوتی ہے یا نہیں ! آدمی، آدمی کے بارے میں اتنی بڑی بات نہیں کہہ سکتا تو خدا کے بارے میں اتنی بڑی بات کیسے کہہ سکتا ہے ؟

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ﴾ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ﴾ بلا شبہ اللہ تعالیٰ سارے ہی گناہ معاف فرمادیتے ہیں ! اللہ تعالیٰ دعوت دے رہے ہیں کہ مجھ سے استغفار کرو، مجھ سے توبہ کرو گناہوں کی تو میں بخش دوں گا ! یہ وعدہ خود فرماتے ہیں ﴿ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْئٍ ﴾ تمام چیزوں پر میری رحمت جو ہے وہ پھیلی ہوئی ہے ! اور دنیا میں یہی ہے ورنہ کافر بھوکے مر جائیں اور مسلمان آرام کریں ! مگر ایسا ہوتا ہی نہیں بلکہ وہ سب کے لیے ہوتا ہے، ہوا سب کے لیے، پانی سب کے لیے، جو محنت کرے اس کے لیے پھل ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے آخرت کی رحمت حاصل کرنے کا راستہ بھی ہر وقت کھلا ہے ! جب تک دنیا میں انسان اس زندگی میں ہے اس وقت تک کھلا ہے چاہے بوڑھا ہو جائے، بیمار ہو اُٹھ نہ سکتا ہو، ہل نہ سکتا ہو، ابھی مرا وہ نہیں، توبہ کرسکتا ہے ! ! !

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اُس بندے کا قسم کھا کر یہ کہنا ناپسند ہوا ! اور اللہ تعالیٰ نے جب وہ پیش ہوئے وہاں فرمایا مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا کر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نہیں بخشوں گا فلاں کو ؟ ! جس کے بارے میں اس نے قسم کھائی تھی وہ پیش ہوا اور یہ (قسم کھانے والا) بھی پیش ہوا ! اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس کو بخش دیا فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ اور جو تو نے کام کیے تھے، تیری نیکیاں یہ میں نے ضائع کردی ہیں وہ میرے نزدیک کسی قیمت میں نہیں ! وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ[1] یہ تو ہوا وہ جو وہاں (آخرت میں) پیش آیا !

جتنی بڑی توبہ ہوگی اتنا ہی بڑا اجر ہوگا :

اور دُنیا میں ایسے ہوا کرتا ہے کہ آدمی گناہ بہت کرتا ہے پھر اسے اس پر ندامت ہوتی ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے ! اور جتنی بڑی توبہ ہوگی اس کی اُتنا ہی بڑا اجر ہو جاتا ہے ! اگر اس کی توبہ بہت ہی بڑی ہے بہت ہی ندامت کے ساتھ ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کے گناہ جو ہیں وہ بھی نیکی بنا دیے جائیں ! جیسے کافر مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ﴾

[1] مشکوۃ المصابیح باب الاستغفار رقم الحدیث ۲۳۳۴

توبہ کرے ایمان قبول کرے اور بعد میں نیک کام کرتا رہے ﴿ فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ﴾ ان کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے ! یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس (شخص) نے توبہ کی ہو اور ظاہر میں دنیا میں یہ ہوا ہو !

۱۹۶۵ء کی جنگ کا ایک واقعہ :

یہاں جو ۱۹۶۵ء کی لڑائی ہو رہی تھی (پاک و ہند کی) تو اس میں یہاں کراچی اور پشاور سے جاتے تھے بمباری کرنے کے لیے پشاور سے اُڑتے تھے وہ بمباری کرتے تھے ! کراچی سے بھی اور اسی طرح اور جگہوں سے بھی ! مجھے ایک صاحب نے بتلایا کہ ایک پائلٹ تھا اس کو ہم منع کرتے تھے کہ نہیں، اب تم تھک گئے ہو اب تم مت جاؤ دوبارہ، تو وہ کہتا تھا کہ نہیں میں جاؤں گا، اس پر اُڑتا تھا میں جاسکتا ہوں میں جاؤں گا، کئی دفعہ منع کیا، وہ نہیں مانا وہ اسی طرح کرتا رہا ایک دن دو دن ! وہ کہنے لگا اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے گناہ بہت کیے، اتنے گناہ کیے کہ اس کی تلافی جو ہے وہ صرف یہی ہوسکتا ہے کہ میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر وہ گیا اسی طرح اور وہ شہید ہوگیا ! ! ! یہاں دنیا میں اس شخص کے ساتھ ایسے ہوا ہوگا جس شخص کی بخشش فرمائی ! اور اس (قسم کھانے والے) شخص کا یہ ہوا ہوگا کہ ایسا آدمی جب نیکی کرتا ہے تو دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے ! ایسے بھی آپ کو ملیں گے لوگ کہ دوسروں کو حقیر جانتے ہیں، تم نے یہ نہیں کیا، تم نے یہ نہیں کیا، تم یہ نہیں کرتے، تم وہ نہیں کرتے، اپنے سے غافل دوسروں پر نکتہ چینی کرتا ہے یہ اللہ کو پسند نہیں ! ایسا آدمی بڑھتے بڑھتے پھر فیصلے دینے لگتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے کہ تُو تو ہے ہی ایسا، تُو تو رہے گا ہی ایسا ! یہی غلط ہے ! تو یہ بڑھتے بڑھتے ادھر پہنچ گیا، اس حد تک پہنچ گیا ! تو اللہ کی ناپسندیدگی میں جا پہنچا اور ایسے ہوگیا جیسے اپنے اعمالِ صالحہ پر ناز ہے اسے ! ! !

عمل پر ناز کرنا بہت بُری بات ہے :

اور عمل پر ناز بہت بُری بات ہے بہت بُری علامت ہے ! عمل پر ناز جو ہے وہ بہت بڑے

بڑے صحابہ کرامؓ جو گزرے ہیں ان کے نزدیک بہت بری علامت رہی ہے وہ اس کو نہیں پسند کرتے تھے وہ کہتے تھے (عملِ صالح کے باوجود) خدا کی رحمت ہی ہے اصل ! ان کا نظریہ یہ تھا ! !

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، بڑے بڑے صحابۂ کرامؓ جو لائق تقلید ہیں ان کی سنت میں یہ داخل ہے کہ انہوں نے کبھی کوتاہی نہیں کی ادنیٰ چیز میں بھی اس کے باوجود وہ کہتے تھے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا ! اور ہمارا عمل اللہ کو پسند ہو تو وزن ہے اس میں ! نہ پسند ہوا گر تو کچھ بھی نہیں ! اصل ہے خدا کی رحمت ! ! تو اگر کوئی آدمی اپنے عمل پر ناز کرنے لگے یا عمل کرے اور ریاکاری کرے، دونوں چیزیں غلط ہیں ! ان کے نتائج غلط ہیں اور اس میں بڑائی پیدا ہوتی ہے ! تو اس کے (دل میں) اِدھر بڑائی پیدا ہوئی اُدھر خدا کے یہاں اسے چھوٹا بنا دیا گیا ! ! !

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ میں نے تیرا عمل جو تھا وہ ساقط اور بے اعتبار کر دیا ! اس کا کوئی اعتبار نہیں، کوئی وزن نہیں ! ! !

اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے، صحیح راہ پر قائم رکھے اور اپنی مرضیات کی توفیق دے، جن اعمال سے وہ راضی ہے ان اعمال پر ہمیں زندگی اور موت دے، آمین ۔ اختتامی دعا..............................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ جون ۱۹۹۴ء)

قطب الاقطاب شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat/maqalat1.php